’’دینی مدارس کا نظام بین الاقوامی تناظر میں‘‘

[۱۷/اگست ۲۰۰۹ء کو الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ میں ’’دینی مدارس کا نظام بین الاقوامی تناظر میں‘‘ کے زیر عنوان ایک فکری نشست منعقد ہوئی جس میں اقبال انسٹی ٹیوٹ فار ریسرچ اینڈ ڈائیلاگ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ممتاز احمد اور ڈھاکہ یونی ورسٹی کے شعبہ تاریخ کے استاد ڈاکٹر افتخار اقبال نے گفتگو کی، جبکہ الشریعہ اکادمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر محمد عمار خان ناصر نے نقابت کے فرائض انجام دیے۔ اس تقریب کی روداد افادۂ عام کے لیے یہاں شائع کی جا رہی ہے۔]

محمد عمار خان ناصر

دینی مدارس کا نظام اور ان کا سماجی کردار، یہ اس وقت ہر سطح پر، ملکی سطح پر اور بین الاقوامی سطح پر بہت زیادہ زیر بحث آنے والا موضوع ہے۔ تعلیم کے دائرہ میں، سیاست کے دائرے میں ہے اور بین الاقوامی سطح پر تہذیب وثقافت کی جو ایک کشمکش ہے، اس دائرے میں بھی ان مدارس کے نصاب ونظام کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔ اس سے پہلے ہم مختلف عنوانات پر وقتاً فوقتاً کئی پروگرام منعقد کر چکے ہیں جن میں دینی مدارس کے نصاب ونظام اور ان کے معاشرتی کردار کے مختلف پہلو زیر بحث آتے رہے ہیں۔ چند ماہ پہلے خاص طور پر تدریس حدیث کے منہج اور اس میں کن کن پہلوؤں سے بہتری پیدا کرنے کی گنجائش ہے، اس عنوان پر ایک سیمینار منعقد کیا گیا تھا۔ اس سے پہلے بھی مختلف موضوعات پر نشستیں منعقد ہوتی رہی ہیں۔ کافی عرصے سے ہماری خواہش تھی کہ دینی مدارس کے کردار کا وہ تناظر بھی سامنے لایا جائے جو بین الاقوامی سطح پر زیر بحث آتا ہے اور جو بین الاقوامی سطح پر پالیسی سازوں اور مفکرین کی دلچسپی کا موضوع ہے۔ ظاہر ہے کہ نصاب کے جو فنی اور تعلیمی پہلو ہیں، وہ بین الاقوامی سطح پر اس طرح دلچسپی کا موضوع نہیں ہیں، لیکن دینی مدارس کا ایک سماجی کردار ہے، معاشرے کی اسلامی تشکیل میں ان کا ایک کردار ہے جو سیاسی لحاظ سے بھی، تہذیبی لحاظ سے بھی اور عالم اسلام اور مغرب کے مابین فکری کشمکش کے لحاظ سے بھی بین الاقوامی سطح پر بحث ومباحثہ کا موضوع ہے۔ یہ پہلو بھی ہمارے سامنے آنا چاہیے کہ مغرب کے لوگ جو اپنے زاویے سے اس پورے سسٹم کو دیکھتے ہیں اور اس کا مطالعہ کرتے ہیں، ان کا کیا نقطہ نظر ہے؟ ان کے تحفظات کیا ہیں؟ ان کی طرف سے تبدیلی، بہتری اور اصلاح کا جو مطالبہ کیا جاتا ہے، اس کا پس منظر کیا ہوتا ہے؟